محترم جناب مفتی ______________ صاحب

السلام علیکم! کیا فرماتیں ہیں۔ (~~محققین~~ مفتیان کرام)

مورخہ: ۱۱ ستمبر ۲۰۲۱ء

سوال	
سوال	مفتی صاحب - ہمارے موجودہ خیبر پختونخواہ کے وفاقی و صوبائی حکومتوں نے عوام کو علاج کی سہولت فراہم کرنے کیلئے صحت کارڈ کے نام سے کارڈ جاری کیے ہیں جو دراصل انشورنس پالیسی کے تحت اسٹیٹ لائف یا دیگر انشورنس کمپنیوں کیساتھ معاہدہ کرکے جاری کیے جاتے ہیں انشورنس کی رقم حکومت ادا کرتی ہے عوام سے کوئی رقم نہیں لی جاتی۔ صرف وہ بوقت ضرورت اپنا علاج اس کارڈ کے ذریعے کرا سکتے ہیں شریعت کی رو سے عوام کیلئے اس سہولت سے استفادہ جائز ہے یا نہیں؟ ہمارے ہاں ایک دار الافتاء کی تحقیق یہ ہے کہ عوام میں سے جن لوگوں کو کارڈ ملا ہے اگر وہ بیمار ہونے کی صورت میں اس کارڈ کو استعمال میں لاتے ہوئے اپنا علاج کرائیں تو ان کیلئے اس میں کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ انشورنس کمپنی کیساتھ معاملہ حکومت کرتی ہے عام فرد کا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ عام فرد کو یہ سہولت (جاری ہے)

دار الافتاء

مستفتی: حافظ دلاور (کوہاٹی) 0334-8251826

تعلیم - محمد شہباز حقانی

ای میل - dilawerkhan.afridi@gmail.com

سکنہ: راز گیر باندہ ڈاکخانہ بلی ٹنگ ضلع کوہاٹ

حافظ دلاور

واٹس ایپ

حکومت نے ملک میں نظام ترتیب دی ہے جو ایک فلاحی ریاست کی بنیادی ذمہ داری
ہے۔ کہ عوام کو مفت کی سہولیات مہیا کریں۔ چونکہ عام فرد
کا اسمیں کوئی عمل دخل نہیں۔ اس وجہ سے اس پر کوئی وبال
نہیں۔ اسکے علاوہ بھی عوام وخواص حکومت کے کئی ایسے
اقدامات سے استفادہ کرتے رہتے ہیں جو حکومت قانون کا سہارا
لیکر سودی نظام کے تحت چلا رہی ہے۔

مفتی صاحب۔ فقہائے احناف کے ہاں تحقیقی بات کیا ہے؟

رہنمائی فرمائیں۔

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

السلام علیکم:

سوال: مفتی صاحب: ہمارے موجودہ خیبر پختونخواہ کے وفاقی وصوبائی حکومتوں نے عوام کو علاج کی سہولت فراہم کرنے کے لیے صحت کارڈ کے نام سے کارڈ جاری کیے ہیں جو دراصل انشورنس پالیسی کے تحت اسٹیٹ لائف یا دیگر انشورنس کمپنیوں کے ساتھ معاہدہ کر کے جاری کیے جاتے ہیں انشورنس کی رقم حکومت ادا کرتی ہے عوام سے کوئی رقم نہیں لی جاتی صرف وہ بوقت ضرورت اپنا علاج اس کارڈ کے ذریعے کرا سکتے ہیں شریعت کی رُو سے عوام کے لیے اس سہولت سے استفادہ جائز ہے یا نہیں؟

ہمارے یہاں ایک دارالافتاء کی تحقیق یہ ہے کہ عوام میں سے جن لوگوں کو کارڈ ملتا ہے اگر وہ بیمار ہونے کی صورت میں اس کارڈ کو استعمال میں لاتے ہوئے اپنا علاج کرائیں تو ان کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ انشورنس کمپنی کے ساتھ معاملہ حکومت کرتی ہے عام فرد کا اس کوئی واسطہ نہیں ہوتا، عام فرد کو یہ سہولت جاری ہے۔

مستفتی: حافظ دلاور

واٹس ایپ: 03348251826

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دار الافتاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

واضح رہے کہ مروجہ انشورنس کمپنیوں کا کام شرعی مفاسد مثلاً، سود، قمار (جوا) پر مشتمل ہونے کی وجہ سے شرعاً ناجائز ہے اس لیے ان سے کسی بھی قسم کی کوئی پالیسی لینا شرعاً ناجائز ہے، البتہ اگر کوئی ادارہ اپنے ملازمین کے لیے یا حکومت عوام کے لیے ان کمپنیوں سے کوئی پالیسی حاصل کرلے اور خود اپنی آمدنی سے ان کمپنیوں کو ادائیگی کرلے تو ان ملازمین اور عوام کے لیے اس سہولت سے فائدے اٹھانے کی شرعاً گنجائش ہے، تاہم اس ادارہ اور حکومت کے ذمہ داران ناجائز معاملہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوں گے۔

لہذا صورت مسئولہ میں حکومت کی طرف سے مذکورہ جاری کردہ صحت کارڈ پر عوام کے لیے طبی سہولیات حاصل کرنا شرعاً جائز ہے البتہ اگر کوئی شخص احتیاط کی خاطر اس کے استعمال سے بچنا چاہے تو اس کا یہ عمل اولیٰ اور بہتر ہے۔

لما فی القرآن المجید(سورۃ المائدۃ آیۃ:90)

یا أیہا الذین أمنوا إنما الخمر والمیسر والأنصاب والأزلام رجس من عمل الشیطن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون

وفی ردالمحتار لابن عابدین الشامی ﷫(170/4)مط:سعید

وبما قررنا یظھر جواب ما کثر السئوال عنہ فی زماننا : وھو أنہ جرت العادۃ أن التجار إذا استاجروا مرکبا من حربی یدفعون لہ اجرتہ ویدفعون ایضا مالا معلوما لرجل حربی مقیم فی بلادہ وسمی ذلک المال : سوکرۃ علی أنہ مھما ھلک من المال الذی فی المرکب بحرق أو غرق أونھب أوغیرہ فذلک الرجل ضامن لہ بمقابلۃ ما یأخذہ منھم ولہ وکیل عنہ مستأمن فی دارنا یقیم فی بلاد السواحل الإسلامیۃ بإذن السلطان یقبض من التجار مال السوکرۃ واذا ھلک من مالھم فی البحر شئی یؤدی ذلک من مالہ لأن ھذا التزام مالا یلزم : فان قلت : إن المودع إذا أخذہ أجرۃ علی الودیعۃ یضمنھا إذا ھلکت قلت لیست مسألتنا من ھذا القبیل لأن المال لیس فی ید صاحب السوکرۃ بل فی ید صاحب المرکب وان کان صاحب السوکرۃ ھو صاحب لیس فی یدہ صاحب السوکرۃ بل فی ید صاحب المرکب وان کان صاحب السوکرۃ ھو صاحب المرکب یکون أجیرا مشترکا قد أخذ أجرۃ علی الحفظ وکل من المودع والأجیر المشترک لا یضمن مالا یمکن---

واللہ تعالی اعلم بالصواب

بندہ **عبید اللہ** عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

12/صفر المظفر/1443ھ

20/ستمبر/2021ء

الجواب صحیح

محمد یونس

بندہ **محمد یونس لغاری** عفا اللہ عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

12/صفر المظفر/1443ھ

الجواب صحیح

احسان اللہ عفا اللہ عنہ

۱۳/۲/۱۴۴۳ھ

دارالافتاء
فتوی نمبر ۱۸۳/۹۸
مورخہ ۱۴/۲/۱۴۴۳ھ
22.9.2021
جامعہ اشرف المدارس کراچی پاکستان

مفتی
جامعہ اشرف المدارس کراچی